اخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ

قادیان

الفضل

یوم دوشنبہ

جلد ۳۴ | ۲۳ ماہ تبوک ۱۳۲۵ ہش | ۲۶ شوال ۱۳۶۵ھ | [illegible] ستمبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۲۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کل شام دہلی تشریف لے گئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور جناب چودھری مظفرالدین صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضور کے ہمراہ ہیں۔ حضور نے اپنے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت شدید سردرد کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعا کریں کہ ۔۔ صحت فرمائیں۔

جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے قائمقام ناظر دعوۃ و تبلیغ مقرر ہوئے ہیں کل سے آپ نے چارج لے لیا ہے ؛
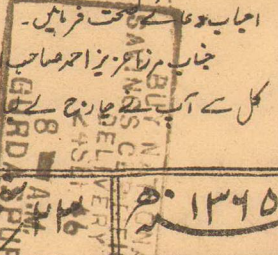
دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد اور احمدی نوجوان

عہد شکنی خدا تعالیٰ کے نزدیک سنگین جرم ہے۔ خواہ وہ عہد شکنی بندے ایک دوسرے کے ساتھ کریں۔ یا خدا تعالیٰ سے کریں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ سے عہد باندھنے کے بعد اسکو توڑ دیتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو عہد شکنی کی سزا دیتا ہے۔ اسی طرح اسکے جو بندے عہد کر کے صبر اور استقلال سے اسکو پورا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو بہترین اجر عطا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

الذین یوفون بعھد اللہ ولا ینقضون المیثاق۔ والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویخشون ربھم ویخافون سوء الحساب۔ والذین صبروا ابتغاء وجہ ربھم واقاموا الصلوٰۃ وانفقوا مما رزقنٰھم سرًا وعلانیۃ ویدرءون بالحسنۃ السیئۃ واولٰئک لھم عقبی الدار۔ یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے عہد باندھ کر اسے پورا کرتے ہیں اور (اس عہد کی پابندی میں) اس کے تمام احکام بجالاتے ہیں۔ ان کے لئے بہترین انجام مقدر ہے برخلاف اسکے اگر کوئی خدا تعالیٰ سے عہد کر کے اسکو توڑ ڈالتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اسکو سخت سزا کا مستوجب گردانتا ہے۔ اور ناکامی و نامرادی اس کے لئے مقدر کر دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے والذین ینقضون عھد اللہ من بعد میثاقہ و یقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل و یفسدون فی الارض اولٰئک لھم اللعنۃ ولھم سوء الدار کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو پختہ کرنے کے بعد توڑتے ہیں۔ اور جس تعلق کے قائم کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا اسے منقطع کرتے ہیں۔ اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں۔ ان کے لئے اللہ کی جانب سے دوری مقدر ہے اور ان کے لئے بہت برا ٹھکانا ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ سے عہد باندھ کر اسکو توڑنا خدا تعالیٰ کی لعنت کا مستحق بناتا ہے اور عہد کو پورا کرنا ہمیشہ ہمیشہ قائم و دائم رہنے والے انعامات کا وارث ٹھہراتا ہے۔

موجودہ زمانہ میں جماعت احمدیہ نے خدا تعالیٰ کے حضور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ایک عہد باندھا اور پھر اپنے پیارے امام حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے زمانہ مبارک میں اسکی برضا و رغبت تجدید کی۔ اس عہد کو پورا کرنے کے ساتھ ہماری دنیوی کامیابی اور دینی فلاح وابستہ ہے اور اسکو توڑنے یا اس سے روگردان ہونے میں ہمارے لئے سراسر خسران ہے، ہمارا وہ عہد یہ ہے کہ "ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے" ہم میں سے ہر احمدی نے یہ عہد کر رکھا ہے اور اس عہد کی پابندی خود اپنے نفع کے لئے یعنی نجات اخروی حاصل کرنے اور دنیا میں خدا تعالیٰ کے انعامات کا وارث بننے کے لئے ہم پر فرض ہے

اسی عہد صمیم کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت سے طوعی رنگ میں وقف زندگی کا مطالبہ فرمایا اس پر بہت سے خوش بخت اور خوش قسمت نوجوان آگے بڑھے انہوں نے اپنی زندگیاں وقف کیں۔ اور کرتے جا رہے ہیں۔ دنیا اس پر حیران ہے لیکن ہمارا ماں باپ سے بڑھ کر شفیق آقا وقف زندگی کی موجودہ رفتار سے مطمئن نہیں۔ کیونکہ جو مقصد حضور کے پیش نظر ہے۔ اور جو سکیمیں الٰہی تائید و نصرت کے ماتحت اس مقصد کے حصول کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جاری فرما رہے ہیں۔ ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہزارہا کفن بردوش مجاہدین کی ضرورت ہے۔ دراصل دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرنے والی جماعت سے وقف زندگی کا علیحدہ مطالبہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ کیونکہ اس عہد میں یہ مطالبہ بھی شامل ہے۔ خود حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حال ہی میں فرمایا ہے۔ "میں نے مناسب سمجھا کہ تم کو آہستہ آہستہ قربانی کی عادت ڈالوں اور اس عادت کے پیدا کرنے کے لئے میں نے تم میں سے بعض کو چنا۔ تاکہ وہ دوسروں کے لئے مثال بنیں۔ ان لوگوں میں سے بعض کمزور ثابت ہوئے ہیں۔ بہت سے ثابت قدم بھی نکلے ہیں۔ لیکن اب جس قسم کا زمانہ آ رہا ہے۔ اسمیں تھوڑے سے آدمیوں سے کام نہیں چل سکے گا۔ اسلئے یا تو جماعت وقف کے سلسلے میں کثرت سے آگے آئے۔ یا پھر جماعت کا ہر فرد اپنے آپکو وقف سمجھے۔ اور یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لے کہ میری بھلائی میری ترقی اور میرا آرام اسمیں نہیں کہ میں زندہ رہ کر آرام سے دن بسر کروں۔ بلکہ میری خوشی اور میری راحت اس بات میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے مجھے اذن ملے۔ تو میں اس کی راہ میں قربان ہو جاؤں"

ان حالات میں ہمارا فرض ہے کہ جس طرح وقف زندگی کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے نوجوانوں کے ایک حصہ نے مسابقت کی روح دکھا کر آگے قدم بڑھایا ہے باقی سب کے سب نوجوان بھی اپنی زندگیاں اپنے پیارے امام کے حضور پیش کر دیں۔ تا ثابت ہو جائے کہ ہم میں سے ہر ایک بفضل خدا اپنے عہد پر قائم ہے اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اپنا سب کچھ قربان کر دینے کو تیار ہے جب تک ہم خلیفۂ وقت کو اپنے عمل سے ہمارا کا یقین نہ دلا دیں۔ اس وقت تک ہمیں چین نہیں آنا چاہیئے۔ اور نہ یہ توقع رکھنی چاہیئے کہ ہمارا نام بھی مجاہدین دین میں لکھا جائے گا یہ سعادت یہ ۔۔

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ غلام نبی

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

قادیان ۱۹ تبوک (ستمبر) آج سیدنا حضرت امیر المؤمنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بعد نماز مغرب مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم امور ارشاد فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

فرمایا:۔ حضرت سلیمان علیہ السلام بغاوت کو فرو کرنے کے لئے جب شام کے زیریں علاقہ میں گئے۔ تو آپ نے ملکۂ سبا (جو مشرکہ تھی اور سورج کی پرستش کرتی تھی) کو بھی اطاعت بجالانے کا فرمان بھیجا۔ یہ بات سرحدوں کے بعض تنازعات کے سلسلہ میں پیدا ہوئی تھی۔ اور بصورت دیگر جنگ کی دعوت دی۔ مگر ملکہ نے صلح کو ترجیح دی۔ اس زیرک ملکہ نے اپنے ارا کین سلطنت سے مشورہ کیا۔ انہوں نے اپنے طاقتور اور آمادۂ جنگ ہونے کا ذکر کرتے ہوئے آخری فیصلہ ملکہ پر چھوڑا۔ ملکہ نے ان سے کہا۔ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ وکذالک یفعلون۔ کہ جب بادشاہ ظالمانہ طور پر کسی ملک میں داخل ہوتے ہیں۔ تو اس کے نظام کو تہ وبالا کر دیتے ہیں۔ اور معزز لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ ملکہ نے ان الفاظ میں جس نظریہ کا اظہار کیا ہے۔ وہ بالکل درست ہے۔ کیونکہ سیاسی مصالح کے پیش نظر نئے حکمران سابقہ برسرِ اقتدار پارٹی یا افراد کے دوبارہ عروج پکڑ جانے کے خطرہ کو مٹانے کے لئے ان کے استیصال کی کوشش کرتے ہیں۔ اور نظام حکومت کو چلانے کے لئے ماتحت اور کمزور افراد کی ہمدردی و تعاون حاصل کرنے کے لئے انہیں اعلیٰ منصبوں پر ممتاز کرتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ اس کے برعکس ذلیل آدمی ضرور ممتاز ہو جائیں۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ ممتاز ذلیل ہو جایا کرتے ہیں۔

یہ قانون صرف دنیا میں ہی رائج نہیں بلکہ دینی امور میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ جب انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے ہیں۔ تو اس زمانہ کے بڑے لوگ جو امراء و علماء ہوتے ہیں۔ تکبر اور نخوت کے باعث قبول نہیں کرتے۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ کیا ایسا معمولی آدمی نبی بن سکتا ہے۔ اگر نبی بننا ہی تھا۔ تو ہم میں سے کوئی بنتا۔ چنانچہ اس قسم کی باتیں ہمیشہ ہی انبیاء کو کہی گئیں۔ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہی طعنہ دیا۔ کہ کیا تم وہی نہیں ہو۔ جو ہمارے ٹکڑوں پر پلے ہو؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اسی قسم کے طعنے دیئے گئے۔ کہ کیا یہ مسیح بننے کے قابل تھا۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء پہلے معمولی حالت میں مبعوث ہوتے ہیں۔ انہیں اس وقت کوئی اہمیت حاصل نہیں ہوتی۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی بادشاہ کو نبوت سے سرفراز فرمائے۔ اور وہ کامیاب ہو جائے۔ تو اس کی کامیابی مشکوک ہو سکتی ہے۔ اور لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ اسے پہلے ہی اقتدار حاصل تھا۔ اگر مزید کامیابی ہو گئی۔ تو کیا ہوا۔ لیکن ایک بظاہر حقیر اور کمزور انسان کا ساری دنیا کی مخالفت کے باوجود کامیاب و کامران ہونا اعجازی شان رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اسکی ہستی پر دلالت کرتا ہے۔

بے شک انبیاء ابتداءً نہایت بے بضاعتی کی حالت میں ہوتے ہیں۔ مگر وہ اس بے سرو سامانی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔ اور جو لوگ انہیں ذلیل گردانتے ہیں۔ خود ذلیل ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو انہیں قبول کر لیتے اور عسر و یسر میں ان کے رفیق ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بے بہا فضلوں سے نوازتا ہے۔ اور پستی سے نکال کر دائمی رفعت و عظمت عطا کرتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ درخشندہ ستارے بن کر چمکنے لگتے ہیں ✱ اور غیر فانی ولازوال شہرت ان کو حاصل ہو جاتی ہے۔ دنیا کی عزتیں خواہ کتنی ہی بڑی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی عظمت کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتیں۔ دیکھو گورنری کتنا بڑا دنیاوی اعزاز ہے۔ مگر آپ لوگوں میں سے بمشکل دس فی صدی ایسے ہوں گے جنہیں پنجاب کے موجودہ گورنر سے پہلے گورنر کا نام یاد ہو گا لیکن اس کے برعکس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی حضرت ابوہریرہ رضی جنہیں سب سے زیادہ حدیثوں کی روایت کا شرف حاصل ہے۔ دنیاوی نقطہ نگاہ سے ایک معمولی انسان تھے۔ مگر دنیا میں شاذ ہی کوئی ایسا مسلمان ہو گا۔ جو ان کا نام نہ جانتا ہو۔ اور ان کی عظمت کے لئے اپنے دل میں جگہ نہ رکھتا ہو۔

الغرض اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنیوالے لوگ کبھی ضائع نہیں ہوتے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے حواری یعقوب اور پطرس معمولی ماہی گیر تھے۔ اور لوگ ان کے ساتھ بیٹھکر کھانا کھانا بھی گوارا نہ کرتے تھے۔ مگر آج بڑے سے بڑا عیسائی بادشاہ بھی اپنے آپ کو ان سے بہتر نہیں سمجھتا۔ پھر دنیا کی عزت صرف معمولی ہی نہیں بلکہ غیر مستقل بھی ہوتی ہے۔ آج لوگ جسے تخت پر بٹھاتے ہیں۔ کل اتار دیتے ہیں۔ آج جسے حکومت کا تاج پہنایا جاتا ہے۔ کل اسے کانٹوں کا تاج پہنا دیتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی عزت دائمی ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ اعزاز دینا چاہے۔ اسے دنیا کی کوئی طاقت ذلیل نہیں کر سکتی۔ افسوس کہ مسلمانوں نے اس نکتہ کو سمجھا نہیں۔ جس طرح دس کروڑ مسلمان سو سال تک انگریزوں کی خدمت کرتے رہے۔ اور بے دریغ اپنے خون بہاتے رہے۔ اسی طرح اگر وہ ایک دن بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیاں کرتے۔ تو انگریز ان سے اس طرح بے رخی سے پیش نہ آتے۔ جس طرح آج ہندوؤں کی دلداری کرتے ہوئے مسلمانوں سے پیش آئے ہیں۔ بلکہ وہ ان کے پیچھے پیچھے پھرتے۔ اور ان کی منتیں کرتے۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سفر دہلی کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ المصلح الموعود (اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ) کے سفر دہلی کے اغراض کے متعلق بعض افواہیں سننے میں آ رہی ہیں۔ جو درست نہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ سفر کسی لیڈر کی ملاقات کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ حالات کے مطالعہ کی غرض سے ہے۔ تا کہ ملک کے موجودہ حالات کی روشنی میں جماعت احمدیہ کے طریق عمل کے متعلق فیصلہ کیا جا سکے۔

(ناظر اعلیٰ)

مکرم محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس کی حیفا سے دمشق کو روانگی

مکرم مولوی محمد شریف صاحب کا ۱۷ ستمبر کا حسب ذیل تار آج ۲۲ ستمبر کو موصول ہوا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس اور شیخ نور احمد صاحب منیر آج یہاں سے دمشق روانہ ہو گئے ہیں۔

چودھری ناصر محمد صاحب سیال بخیریت سان فرانسسکو (امریکہ) پہنچ گئے

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مکرم چودھری ناصر احمد صاحب سیال بخیر و عافیت سان فرانسسکو (امریکہ) پہنچ گئے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ احباب جماعت اس مخلص نوجوان کی کامیابی اور خیر و عافیت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت احمد قادیانی علیہ السلام ——— اور ——— فلسفۂ اخلاق

از مکرم ملک نذیر احمد صاحب ریاض واقف زندگی

خدائے عزوجل کے فرستادہ عالم روحانیت کے عظیم المرتبت اور نورانی وجود جب عالمگیر تاریکی اور انتہائی ظلمت کے دور میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہوتے ہیں۔ تا بنی نوع انسان کی اصلاح وبہبودی کا بیڑا اٹھائیں۔ اور اپنے انفاس قدسیہ اور نفحات روحانیہ سے مسخ شدہ قومی اخلاق کی تشکیل کریں۔ تو اس وقت ان مقربان بارگاہِ الٰہی کی اپنی اخلاق اور عملی حالتیں انسانیت اور اخلاق کے اس بلند ترین معیار پر قائم ہوتی ہیں۔ جہاں تک انسان کا ناقص تخیل نہیں پہونچ سکتا۔ وہ دنیا کے سامنے شاندار اسوہ اور قابل تقلید قدوہ کی صورت میں پیش ہوتے ہیں۔ جن کی ہر حرکت و سکون سے سعادت مند فطرتیں اور پاکیزہ روحیں ایک سبق حاصل کرتی۔ اور اسی رنگ میں اپنی زندگیوں کو رنگین کرنے میں ایک فخر محسوس کرتی ہیں۔

ہمارا دعوےٰ ہے کہ اس زمانہ میں جو فلسفۂ اخلاق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ اس سے قبل اس شان سے کسی نے بیان نہیں کیا۔ اس دعوےٰ کے اثبات میں ایسے شواہد موجود ہیں۔ جو اس حقیقت کے بہترین آئینہ دار ہیں۔

سب سے پہلا امر جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فلسفۂ اخلاق کو باقی تمام فلاسفروں اور ماہرین نفسیات سے ممتاز کرتا ہے یہ ہے کہ آخر الذکر گروہ طبعی حرکات اور اخلاقی امور میں کوئی مابہ الامتیاز قائم نہیں کر سکا۔ بلکہ ان ہر دو امور کو قریباً ایک ہی چیز قرار دیا ہے۔ نیز ان کے فلسفۂ اخلاق کا تمام تر نچوڑ یونانی حکماء کے اصولوں سے مستنبط ہے۔ جس کو انہوں نے ابن مسکویہ کی کتاب تہذیب الاخلاق سے لیا ہے۔ لیکن اس کے برعکس حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے فلسفۂ اخلاق میں طبعی حالتوں اور اخلاقی امور میں ایک واضح اور بین امتیاز قائم کر کے دکھایا ہے۔ اور نہایت لطیف تشریح فرمائی ہے۔

میں اس وقت ان تمام ماہرین اخلاقیات میں سے حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو لیتا ہوں۔ کیونکہ یہ ان تمام اکابر سلف کے درمیان اس میدان میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں

خلق کی تعریف اور امام غزالیؒ

چنانچہ آپ کے نزدیک خلق کی تعریف یوں ہے۔ "روح میں ایسے ملکہ راسخہ کا پایا جانا جس کی وجہ سے انسان سے اچھے یا بُرے افعال بلا تکلف آپ سے آپ سرزد ہوں"

پھر آگے چل کر امام صاحب فرماتے ہیں۔ "خلق کے وجود کے لئے افعال کا سرزد ہونا شرط نہیں۔ صرف یہ شرط ہے کہ طبیعت میں اس قسم کی کیفیت موجود ہو۔ کہ اگر کام کرنے کے سامان اور موقعہ ہاتھ آئے۔ تو بلا تکلف وہ کام ظہور میں آئے۔"

(الغزالی صفحہ ۶۳)

یہاں امام صاحب نے طبیعت میں ایک ملکہ راسخہ ہونے کو ہی اخلاق قرار دیا ہے لیکن اس کے برعکس حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اخلاق کی تعریف میں فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ کے پاک کلام نے تمام نیچرل قویٰ اور جسمانی خواہشوں اور تقاضوں کو طبعی حالات کی مد میں رکھا ہے۔ اور وہی طبعی حالات ہیں جو بالارادہ ترتیب اور تعدیل اور موقعہ بینی اور محل پر استعمال کرنے کے بعد اخلاق کا رنگ پکڑ لیتی ہیں ایسے ہی اخلاقی حالتیں روحانی حالتوں سے کوئی الگ بات نہیں ہیں۔ بلکہ وہی اخلاقی حالتیں ہیں جو پورے فنا فی اللہ اور تزکیہ نفس اور پورے انقطاع الی اللہ اور پوری موافقت باللہ سے روحانیت کا رنگ پکڑ لیتی ہیں۔ طبعی حالتیں جب تک اخلاقی رنگ میں نہ آئیں کسی طرح انسان کو قابل تعریف نہیں بناتیں۔ کیونکہ وہ دوسرے حیوانات بلکہ جمادات میں بھی پائی جاتی ہیں۔ ایسے ہی مجرد اخلاق کا حاصل کرنا بھی انسان کو روحانی زندگی نہیں بخشتا۔ بلکہ ایک شخص خدا تعالےٰ کے وجود سے منکر رہ کر بھی اچھے اخلاق دکھا سکتا ہے دل کا غریب ہونا یا دل کا حلیم ہونا یا صلح کار ہونا یا ترک شر کرنا اور شریر کے مقابلہ پر نہ آنا۔ تمام طبعی حالتیں ہیں اور ایک نااہل کو بھی حاصل ہو سکتی ہیں۔ جو اصل سرچشمہ سے بے نصیب اور ناآشنا محض ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲)

ان ہر دو تعریفوں سے ہم بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان میں کونسی تعریف اخلاق کے اعلےٰ معیار پر احسن طریق سے پوری اترتی ہے۔ اور اپنے اندر ایک جامعیت کا رنگ رکھتی ہے۔ اگر امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کو لیا جائے تو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ طبعی حالتیں بھی اخلاق میں داخل ہیں۔ مثلاً بکری میں طبعاً محبت اور حلم کا مادہ پایا جاتا ہے کتا طبعاً وفادار ہے۔ تو گویا ان کی تعریف کی رو سے ہم بکری اور کتے کو خلیق کہہ سکتے ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہ تو ان کی طبعی حالتیں ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان ہر دو حالتوں میں ایک مابہ الامتیاز قائم کیا ہے۔ اور فرمایا کہ طبعی حالتیں کچھ چیز نہیں۔ جب تک ان میں قوت فکریہ کا دخل نہ ہو۔ اور ان کو بالارادہ ترتیب و تعدیل سے ہر موقعہ کے مناسب حال ادا نہ کیا جائے۔ اور فی الحقیقت اگر دیکھا جائے۔ تو انسانی معراج اور انسانیت کا کمال اسی تعریف میں ہے۔

خَلق اور خُلق کی تعریف میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ

پھر خَلق اور خُلق کے متعلق حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"خَلق اور خُلق قریب المعنی الفاظ ہیں یہ اکثر ساتھ ساتھ استعمال کئے جاتے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں فلاں شخص کا خُلق اور خَلق دونوں اچھا ہے۔ یعنی اس کا ظاہر بھی اچھا ہے۔" (الغزالی صفحہ ۶۱)

خَلق اور خُلق کے بیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظریہ

اس کے بالمقابل حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کا بیان ملاحظہ فرمائیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ "جاننا چاہیئے کہ خَلق خاء کی فتحہ سے ظاہری پیدائش کا نام ہے۔ اور خُلق خاء کے ضمہ سے باطنی پیدائش کا نام ہے۔ اور چونکہ باطنی پیدائش اخلاق سے ہی کمال کو پہنچتی ہے۔ نہ صرف طبعی جذبات سے اس لئے اخلاق پر ہی یہ لفظ بولا گیا ہے طبعی جذبات پر نہیں۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی)

پھر اسی حقیقت کی مزید وضاحت حضور یوں فرماتے ہیں۔

"یہ بات بھی بیان کر دینے کے لائق ہے۔ کہ جیسا کہ عوام الناس خیال کرتے ہیں کہ خُلق صرف حلیمی اور نرمی اور انکسار کا نام ہے۔ یہ ان کی غلطی ہے۔ بلکہ جو کچھ بمقابلہ ظاہری اعضا کے باطن میں انسانی کمالات کی کیفیتیں رکھی گئی ہیں۔ ان سب کیفیتوں کا نام خُلق ہے۔ مثلاً انسان آنکھ سے روتا ہے۔ اور اس کے مقابل پر دل میں ایک قوت رقت ہے۔ وہ جب بذریعہ عقل خداداد کے اپنے محل پر مستعمل ہو۔ تو وہ ایک خُلق ہے۔ ایسا ہی انسان ہاتھوں سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور اس حرکت کے مقابلہ میں دل میں ایک قوت ہے جس کو شجاعت کہتے ہیں۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی) ہر دانشمند انسان ان ہر دو بیانات کے سرسری مطالعہ سے ہی بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ کونسی تعریف کمال کا شانہ آ پہلو رکھتی ہے اور خدائے برتر کے پاکیزہ الہام سے فیضیاب شدہ ہے اور کونسی تعریف ناقص۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں طبعی قویٰ اور بر عایت قوت فکریہ ترتیب اور بر محل استعمال کا نام اخلاق رکھا ہے۔ وہاں اخلاق کے تمام پہلوؤں کو نیز ہر ایک خُلق کے اپنی منفرد شان [illegible] بیان فرمائی ہے [illegible] کوئی ایسا پہلو نہیں چھوڑا جس [illegible] اصولی طور پر اخلاق [illegible] اقسام [illegible]

ترکِ شر سے مراد وہ اخلاق لئے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے انسان کوشش کرے گا۔ کہ اپنے کسی عضو سے بھی کسی کے جان و مال اور عزت و آبرو کو نقصان نہ پہنچائے۔ اور ایصالِ خیر سے مراد وہ اخلاق لئے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے انسان اس بات کے لئے ہر وقت کوشاں رہتا ہے۔ کہ اپنے ہر ایک عضو سے جہاں تک ہو سکے دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اخلاق دو قسم کے ہیں اول وہ اخلاق جن کے ذریعہ انسان ترکِ شر پر قادر ہوتا ہے۔ دوسرے وہ اخلاق ہیں۔ جن کے ذریعہ انسان ایصالِ خیر پر قادر ہوتا ہے اور ترکِ شر کے مفہوم میں وہ اخلاق داخل ہیں۔ جن کے ذریعہ انسان کوشش کرتا ہے۔ کہ تا وہ اپنی زبان اور اپنے ہاتھ یا اپنی آنکھ یا اپنے کسی عضو سے دوسرے کے مال یا عزت یا جان کو نقصان نہ پہنچا سکے یا نقصان رسانی اور کسرِ شان کا ارادہ نہ کرے۔ اور ایصالِ خیر کے مفہوم میں تمام وہ اخلاق داخل ہیں۔ جن کے ذریعہ سے انسان کوشش کرتا ہے۔ کہ اپنی زبان اپنے ہاتھ یا اپنے علم یا کسی اور ذریعہ سے دوسرے کے مال یا عزت کو فائدہ پہنچا سکے۔ یا اس کے جلال یا عزت ظاہر کرنے کا ارادہ کر سکے۔ یا اگر کسی نے اس پر کوئی ظلم کیا تھا۔ تو جس سزا کا وہ ظالم مستحق تھا۔ اس سے درگذر کر سکے اور اس طرح اس کو دکھ اور عذابِ بدنی اور تاوانِ مالی سے محفوظ رہنے کا فائدہ پہنچا سکے۔ یا اسکو ایسی سزا دے سکے۔ جو حقیقت میں اس کے لئے سراسر رحمت ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۲۹ و ۳۰)

اب اس کے برخلاف اقسامِ خلق میں قارئین کرام حضرت امام غزالی کے نقطۂ نظر کو ملاحظہ فرماویں۔ امام صاحب فرماتے ہیں:۔

"خلق کی اقسام بہت ہیں۔ لیکن اصلی ارکان جس سے تمام شاخیں نکلتی ہیں۔ چار ہیں۔ حلم۔ غضب۔ شہوت اور عدل۔ انہی قوتوں کے اعتدال کا نام خلق ہے۔"

(الغزالی صفحہ ۶۲)

قارئین غور فرماویں۔ کہ کس قدر بیّن فرق ہے۔ جو ان ہر دو بیانات میں پایا جاتا ہے پھر ایک اور امتیاز جو نمایاں طور پر ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فلسفہ اخلاق میں نظر آتا ہے۔ یہ ہے کہ حضور نے احسان کو برعایت عدل بیان فرمایا ہے۔ اور یہ اصل حضور نے قرآن کریم کی اس آیت سے لیا ہے۔ "ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان وایتاءِ ذی القربیٰ"

چنانچہ حضور نے فرمایا۔ "احسان کو اللہ تعالیٰ نے عدل سے مؤخر کیا ہے۔ اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ احسان وہی قابلِ تعریف ہے۔ جس میں عدل کی رعایت مفقود نہ ہو یعنی وضعِ شے کا غیر محل میں نہ ہو۔ کیونکہ عدل کے یہی معنی ہیں۔ پس ایسا احسان کہ مثلاً کوئی شخص چوری کر کے کسی کو مروت سے کچھ دیدے یہ احسان جائز نہیں۔ کیونکہ یہ عدل کی پابندی سے نہیں۔ یا مثلاً ایسا احسان کہ حقدار کے حق سے تغافل کر کے کسی دوسرے سے سلوک کرے۔ اسی طرح ہر ایک خلقِ فاضل جو احسان میں داخل ہے۔ عدل کی پابندی سے محمود ہے۔ اور اگر عدل کی پابندی نہ رہے۔ یعنی ایسا رحم ہو کہ جس سے عدل فوت ہو جائے۔ یا ایسا عفو ہو کہ جس میں عدل فوت ہو جائے۔ وہ جائز نہیں۔" (ملفوظات)

یہاں پر حضور نے احسان کی تشریح ایسے فاضلانہ اور سلجھے ہوئے انداز میں بیان فرمائی ہے کہ آج تک کسی فلاسفر کا ذہنِ رسا اس بلندی تک نہ پہنچ سکا۔

پھر حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کے فلسفہ اخلاق کی ایک اور امتیازی خصوصیت جس سے تمام مشرق و مغرب کے فلاسفروں کی تصانیف خالی نظر آتی ہیں۔ یہ ہے کہ حضور نے اخلاقِ فاضلہ کی علتِ غائی اتصال بالمبداء قرار دی ہے۔ یعنی معبودِ حقیقی سے سچی عبودیت کا علاقہ قائم کرنا یہ اصل اپنے اندر روحانیت کا وہ بلند ترین مرتبہ رکھتی ہے کہ انسان ششدر رہ جاتا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"حقیقت عدل کی یہ ہے کہ جو ایک امر باعثِ اغلب اکثر لوگوں کی بھلائی کا ہے۔ وہی بجا لایا جائے۔ یعنی وضعِ شے کا اپنے محل پر کیا جائے۔ اس صورت میں عدل اور اخلاقِ فاضلہ میں کچھ تضاد نہیں بلکہ اخلاقِ فاضلہ وہی اچھے ہیں۔ جو عدل کے ساتھ جمع ہوں۔ اور جو علتِ غائی اخلاقِ فاضلہ کی یہ ہے۔ یعنی اتصال بالمبداء اس کے لئے ذریعہ ہونا وہ تب ہی مستحق ہو سکتی ہے کہ جب بشمول عدل اخلاقِ فاضلہ صادر ہوں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ حق محض ہے۔ اور ہر ایک امر جو حقانیت سے خالی ہو۔ وہ ذریعہ اس کے حصول کا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس سے بُعد اور دوری پیدا ہوتی ہے۔" (ملفوظات)

معزز قارئین! یہ ایک ایسا شاندار علمی اور روحانی نکتہ ہے۔ کہ انسان کا ناقص ذہن اس کی بلندی کا اندازہ لگانے سے قاصر ہے۔ اس میں حضور نے اخلاقِ فاضلہ کی اصل غرض بیان فرما دی ہے۔ اور بتایا ہے کہ عدل کی حقیقت وضع الشیء فی محلہٖ ہے اور جب تک اخلاقِ فاضلہ بشمول عدل ظاہر نہ ہوں۔ اس وقت تک معبودِ حقیقی سے اتصال کا صحیح ذریعہ نہیں بن سکتے۔

پھر حضور نے مجرد اخلاقِ فاضلہ کی علتِ غائی بیان فرمانے تک ہی اکتفا نہیں کی۔ بلکہ حضور نے اس کے حصول کا طریق بھی بتایا اور وہ نیت کی درستی ہے۔ کیونکہ انسان کے اخلاقِ فاضلہ کی اصل غرض جب رب العزت سے تعلق اور ارتباط پیدا کرنا قرار پائی۔ تو اس کی تکمیل علی وجہ الاتم اس وقت تک ممکن ہی نہیں۔ جب تک کہ نیت صاف نہ ہو۔ اور اخلاق کا صدور اس خالص نیت کے تابع ہو کر نہ ہو۔ آج سے تیرہ سو سال قبل ہمارے آقا و مولیٰ سید ولد آدم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی یہی تعلیم دی تھی۔ کہ "الاعمال بالنیات" پس نیت کا صاف اور درست ہونا اتصال بالمبداء کے لئے جزو لاینفک ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"اخلاقِ فاضلہ کی ورزش سے یہ غرض ہے کہ وہ اتصال بالمبداء کے لئے ذریعہ ہوں یعنی ایسے طور پر استعمال ہوں۔ کہ جس سے انسان اپنی ذات سے بالکل محو ہو کر اتصال بالمبداء حاصل کرے۔ اور وہ طریق بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ انسان اپنے اخلاق کو محض اس نیت سے استعمال کرے۔ کہ وہ خدا کے اخلاق کے تابع ہو جائیں۔ اور جیسے سایہ اپنے وجود میں کچھ چیز نہیں۔ بلکہ وہ اصل سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور اصل ہی کی متابعت میں محو ہوتا ہے۔ ایسا ہی سالک کے لئے لازم ہے۔ کہ اس کو اپنی ذات میں فنی اخلاق کا درجہ حاصل ہو۔" (ملفوظات)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اخلاقِ فاضلہ کے لئے ایک اور بہترین اصل بطور معیار بیان فرمایا ہے اور وہ صراطِ مستقیم پر قائم ہونا ہے۔ یعنی جب تک انسان عملی طور پر استقامت کو اپنا شعار نہیں بناتا۔ اس وقت تک وہ مظہرِ صفاتِ الٰہیہ نہیں ہو سکتا۔ اور نیکی و تقویٰ کے اس مقام کو حاصل نہیں کر سکتا۔ جو ابدی نجات اور فلاح کا پیش خیمہ ہے اور اس حقیقت سے ناآشنا محض رہتا ہے۔ جو فنافی الاخلاق کے نام سے تعبیر کی جاتی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"اب جبکہ مدار فنافی اخلاق اللہ کا حقیقی نیکی ٹھہری تو ایسی حقیقی نیکی پر قدم مارنا صراطِ مستقیم ہے۔ اسی کا نام توسط اور اعتدال ہے۔ کیونکہ توحید فعلی جو مقصود بالذات ہے۔ اس سے حاصل ہوتی ہے۔ اور جو شخص اس نیکی کے حاصل کرنے سے غافل رہے۔ وہ درجہ تفریط میں ہے۔ اور جو شخص اس سے آگے ہو۔ وہ افراط میں پڑتا ہے۔ ہر جگہ رحم کرنا افراط ہے۔ کیونکہ محل کے ساتھ بے محل کا پیوند کر دینا اصل پر زیادتی ہے۔ اور یہی افراط ہے۔ اور کسی جگہ رحم نہ کرنا یہ تفریط ہے۔ اور وضعِ شے کا اپنے محل پر کرنا توسط اور اعتدال ہے۔ کہ جو صراطِ مستقیم سے موسوم ہے۔ جس کی تحصیل کے لئے کوشش کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور اس کی نماز اور دعا ہی یہی مقرر ہوئی۔ کہ صراطِ مستقیم مانگتا ہوں۔ کیونکہ یہ امر اسکو توحید پر قائم کرنے والا ہے۔ اس لئے کہ صراطِ مستقیم پر ہونا خدا کی صفت ہے۔"

گویا حضور نے اخلاقِ فاضلہ کی تکمیل میں صراطِ مستقیم کا ہونا بھی ضروری قرار دیا ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ حضور کے فلسفہ اخلاق کی ایک امتیازی خصوصیت اور منفردانہ شان ہے جس سے حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ کی کتاب "احیاء العلوم" بھی خالی پڑی ہے۔ اور دیگر فلاسفروں کے اقوال میں تو اس کا نام و نشان تک نہیں ملتا۔ غرضیکہ فلسفۂ اخلاق کے بیان میں حضور علیہ السلام نے ایسا ممتاز ترین طریق اختیار کیا ہے۔ کہ۵

۵ اگر انسان اس کا دقتِ نظر سے مطالعہ کرے۔ تو بے انتہا اخلاق و روحانی فیوض سے مستفیض ہو سکتا ہے

احمدیہ مشن امریکہ کی ماہ اگست کی تبلیغی رپورٹ

خدا تعالےٰ کے فضل سے چار کس داخل اسلام ہوئے

از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مجاہد امریکہ

تبلیغی و تربیتی اجلاس

شکاگو میں باقاعدہ اجلاس کا سلسلہ شروع ہو جانے سے بفضلہ بہت عمدہ نتائج مترتب ہو رہے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ ماہ رمضان کے اکثر حصہ پر مشتمل ہے یہاں مسجد میں روزانہ خاکسار قرآن کریم کا درس دیتا رہا۔ چونکہ کئی عیسائی بھی روزانہ شامل ہوتے رہے۔ اس لئے درس میں اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا کہ قرآنی تعلیمات کا ساتھ ساتھ بائیبل سے مقابلہ بھی کیا جائے خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ طریق مؤثر اور کامیاب رہا۔ فالحمد للہ! درس کے علاوہ خاکسار نماز تراویح بھی پڑھاتا رہا۔ جس میں احمدی بہن بھائی بالالتزام شریک ہوتے رہے۔

عید

یہاں پر عید کی نماز کے علاوہ اس روز شام کو ایک غیر معمولی جلسے کا انعقاد بھی کیا گیا۔ مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب مبلغ انچارج اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ جن میں عید کی اہمیت کو پیش کرتے ہوئے احمدیت کی ترقی کے لئے قربانیوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ایک دوست کا نکاح مکرم صوفی صاحب نے پڑھایا۔ جلسہ میں زائرین کافی تعداد میں تشریف لائے۔ اجلاس کے بعد حاضرین کی تواضع کھانے سے کی گئی جو احمدی بہنیں گھروں سے تیار کر کے لائی تھیں۔ یہ امر خوشی کا باعث ہے کہ اکثر احمدی بھائی بہنیں یہاں کے مخالف ماحول کے باوجود ذوق و اخلاص سے روزے رکھتے رہے۔

تبلیغی دورہ

گذشتہ ماہ کے آخر میں صوفی صاحب محترم مشرقی ریاستوں کے دورہ پر تشریف لے گئے تھے۔ ماہ اگست کے وسط میں واپس لائے۔ اس سفر میں آپ نے مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ فرمایا (۱) انڈیاناپولس (۲) کلیولینڈ۔ (۳) پٹس برگ (۴) ڈیٹن (۵) بالٹی مور۔ (۶) فلاڈلفیا اور (۷) واشنگٹن۔

انڈیاناپولس کے احباب نے حال ہی میں اجتماعات کے لئے ایک مکان کا انتظام کیا ہے اس وقت یہ جماعت بہت جوش سے کام کر رہی ہے۔

پٹس برگ میں برادرم مرزا منور احمد صاحب کا تعین تجویز کیا گیا ہے۔ اس لئے یہاں کی جماعت کو اس کے لئے تیار کرنا ضروری تھا۔ جماعت نے اس تجویز کا بہت خوشی سے خیر مقدم کیا۔ چنانچہ اس کے لئے انتظامات کر رہے ہیں۔

ڈیٹن بھی اس حلقہ میں شامل ہے جس میں مرزا منور احمد صاحب کام کریں گے۔ یہاں کی جماعت نے پہل کر کے اپنے اجتماعات کے لئے باقاعدہ انتظام کر بھی لیا ہے۔

بالٹی مور میں احباب کی تنظیم حال ہی میں ہوئی ہے۔ یہ جماعت بہت ترقی کر رہی ہے اور خدا کے فضل سے اخلاص اور قربانیوں میں دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی ہے۔

فلاڈلفیا میں پہلی دفعہ دورہ کیا گیا۔ اور یہاں کے احباب کی تنظیم کی گئی۔ واشنگٹن میں صوفی صاحب کا سفر مشن کے سلسلے میں بعض ضروری معاملات کی سرانجام دہی کیلئے تھا۔

ان تمام جماعتوں میں دورہ کی غرض جماعتوں کی تنظیم کے نئے احباب کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں مزید قربانیوں کے لئے تیار کرنا تھی۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ اس سال کا چندہ عام گذشتہ سال سے دگنا ہو جائے گا۔ جماعتوں کو اس طرف متوجہ کیا گیا کہ نئے مبلغین کے آنے پر ان کی ذمہ واری بہت بڑھ گئی ہے۔ سفر کے دوران میں ہی رمضان شروع ہو گیا اس لئے جہاں بھی صوفی صاحب تشریف لے گئے درس اور تراویح کا سلسلہ جاری رکھا۔

تبلیغی لٹریچر

خدا تعالےٰ کے فضل سے اس ماہ میں کتاب The Tomb of Jesus (قبر مسیح) اور پمفلٹ دی احمدیہ موومنٹ آف اسلام چھپ کر آ گیا۔ رسالہ قبر مسیح ملک کے مشہور اخبارات۔ رسائل۔ اور یونیورسٹیوں کو بھجوایا جا رہا ہے۔

مکرم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تشریف آوری

اس ماہ میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی آمد جماعت ہائے امریکہ کے لئے بہت مسرت انگیز خبر تھی۔ شکاگو میں آپ ۱۴ اگست کو تشریف لائے۔ یہاں کے احمدی اور بعض دوسرے احباب نے مختلف مواقع پر دعوتیں دیں۔ ۱۶ اگست کو مکرم چوہدری صاحب نے مسجد شکاگو میں نماز جمعہ پڑھائی۔ اور خطبہ میں امریکہ کے احمدیوں کو تبلیغ و ترقی احمدیت کیلئے بیش از بیش قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتایا کہ ان کے سامنے کس قدر عظیم الشان مقصد ہے۔ اسی روز شام شکاگو کے ریسٹورانٹ میں آپ کے اعزاز میں احمدیہ مشن کی طرف سے دعوت کا انتظام کیا گیا۔ جس میں معززین کو بلایا گیا تھا۔ مدعوین میں وکلاء، پروفیسر اور اخباری نمائندے بھی موجود تھے۔ اور شکاگو کے عرب بھی کافی تعداد میں شریک ہوئے تھے۔ کھانے کے بعد مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب کی زیر صدارت چوہدری صاحب محترم نے تقریر فرمائی۔ صوفی صاحب نے اپنے تعارفی خطاب میں فرمایا کہ مارک ٹوین کا یہ مقولہ بہت مشہور ہے کہ مشرق و مغرب کبھی بھی نہ ملیں گے مگر قرآن مجید کی پیشگوئی کے مطابق مشرق و مغرب کا ملنا ضروری تھا۔ جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان میں رکھی ہے اور آج کا جلسہ قرآن کریم کی اس حقیقت کا ایک اظہار ہے۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر کا موضوع "اسلام اور دنیا کا آئندہ نظام" تھا۔ لیکچر کے شروع میں آپ نے اسلام کے معنی اور مقاصد اور بنیادی مسائل بیان فرمائے اس کے بعد آپ نے دنیا کے آئندہ نظام کے لئے اسلام کے جسمانی اور روحانی قوانین کا ذکر کیا۔ تقریر کے دوران میں آپ نے اسلام کی معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی تعلیم کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔

۱۸ اگست کو مسجد شکاگو میں ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا جس میں باہر کی جماعتوں مثلاً کلیولینڈ۔ ہیلنگر مشی گن۔ گیلز برگ۔ ینگس ٹاؤن۔ پٹس برگ۔ ڈیٹن۔ سینٹ لوئیس انڈیاناپولس۔ اور کینساس سٹی سے احباب آئے تھے۔ صوفی صاحب نے چوہدری صاحب کا تعارف کراتے ہوئے چوہدری صاحب کی سلسلہ کے لئے خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ وقف جائداد کرنے والوں میں سے اولین خدام میں ہیں۔ چوہدری صاحب موصوف نے دو گھنٹہ تک نہایت ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ جس میں بتایا کہ اسلام اس وقت کس قدر نازک دور میں سے گزر رہا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کو اسلام کے کامل غلبہ کے لئے کیا کچھ کرنا ہے۔ آپ نے جماعت کو جانی اور مالی قربانیوں کی طرف رقت آمیز رنگ میں تحریک فرمائی۔

شکاگو کے مشہور اخبار "شکاگو ڈیلی نیوز" نے چوہدری صاحب محترم۔ صوفی صاحب اور خاکسار کا فوٹو شائع کیا۔ اور اس کے ساتھ ایک مضمون چوہدری صاحب کے انٹرویو کے بعد شائع کیا۔ اس مضمون کا عنوان "وہ قرآن امن عالم کے لئے سچی ہدایت ہے" تھا۔ اس انٹرویو میں نامہ نگار نے اسلام کی ان خصوصیات کا ذکر کیا جو احمدیت پیش کرتی ہے۔

۱۹ اگست کو چوہدری صاحب مکرم کینیڈا تشریف لے گئے۔ خان صاحب شیخ دوست محمد اللہ دین صاحب ابن نواب احمد نواز جنگ آپ کے ساتھ تھے۔ صوفی صاحب محترم۔ خاکسار اور چوہدری صاحب کے بعض مقامی دوست ہوائی اڈے تک الوداع کہنے کے لئے حاضر ہوئے دعا کے ساتھ آپ کو رخصت کیا گیا۔

مکرم مرزا منور احمد صاحب واقف تحریک جدید کی آمد

۲۹، ۳۰ اگست کو برادرم مرزا منور احمد صاحب واقف تحریک جدید یہاں پہنچ گئے۔ اسٹیشن پر صوفی صاحب اور خاکسار کے علاوہ مقامی جماعت کے پریذیڈنٹ برادر محمد بشیر صاحب اور خدام الاحمدیہ کے قائد برادر سراج الاسلام صاحب بھی استقبال کے لئے حاضر تھے۔ ۳۰ اگست کو آپ کے اعزاز میں یہاں پر جلسہ ہوا جس میں تمام ممبران نے آپ کو خوش آمدید کہتے ہوئے تقریریں کیں۔ اور اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ بیرونی جماعتوں سے بھی خوش آمدید کے تار موصول ہوئے۔ مکرم مرزا صاحب

"قلعہ ہند" کے سپاہی اپنے نفوس کی صحیح تربیت کیطرف متوجہ ہوں

"قلعہ ہند" اور "خدام" کا فرض

آج سے تینتالیس ۴۳ برس قبل جب کہ احمدیت اپنے ابتدائی دور میں سے گذر رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا۔

۱۔ (ا) ہماری فتح ہمارا غلبہ (ب) ظَفَرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتْحٌ مُّبِیْنٌ (ج) ظفر و فتح من اللہ (د) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے قلعۂ ہند میں۔

۲۔ اللہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ بلاء و انوار۔ بستر عیش۔ خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بود

یہ ایک نہایت اہم سلسلہ الہامات ہے جس کی ابتدا ایک عظیم الشان بشارت سے کی گئی ہے (ہماری فتح ہمارا غلبہ) جماعت احمدیہ کی ترقی اور کامیابی کو اپنی طرف منسوب کر کے یہ بتایا کہ یہ جماعت خالصتہً خدا کی جماعت ہے۔ اور چونکہ یہ خدا کی فتح ہے۔ اس لئے دنیا کی کوئی فتح اپنی شان اور اپنے اثرات کے لحاظ سے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ یہ **فتح من اللہ** ہے اور پھر سہ بارہ فرمایا **ظفر و فتح من اللہ** اس جماعت کیلئے جو ترقیات بھی مقدر ہیں وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوں گی۔ ان ترقیات کے حصول پر اس کے بندوں میں تکبر پیدا نہ ہو۔ اور اس کے دشمنوں کو بھی یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ چونکہ یہ سب کچھ **من اللہ** ہے۔ اسلئے یہ سب کچھ ہو کر رہیگا جماعت کی یہ کامیابیاں یقینی ہیں۔ اور دنیا کی کوئی طاقت انہیں روک نہیں سکتی اور یہ بشارت ہم تمہیں اسلئے دیتے ہیں۔ کہ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے قلعۂ ہند میں** ۔ اسلام احمدیت کے عقائد میں محفوظ ہے احمدیت اسلام کا حصار ہے۔ جہاں دشمنوں کے حملوں سے اس کی حفاظت کی جائیگی۔ اور جہاں سے ادیان باطلہ اور جھوٹے خداؤں پر حملے ہوں گے اور "قلعہ ہند" کی حفاظت کا کام فرزندان احمدیت کے سپرد کیا گیا ہے۔ اب مسلمانوں کے چھپے ہوئے عیوب ظاہر کئے جائیں گے۔ اور انکے باطل عقائد کا پردہ فاش ہوگا۔ اور حقیقی اسلام کی طرف انکی راہنمائی کیجائیگی۔ یہ ایک مشکل کام اور ایک بڑی ذمہ داری ہے جس کے ادا کرنے میں جماعت احمدیہ کیلئے بڑی آزمائش ہے۔ مگر ان آزمائشوں کے بعد ہی **انوار الٰہی** کا نزول مقدر ہے۔ اور جہاں دینی ترقی کے دروازے ان پر کھلیں گے وہاں دنیوی ترقی کا بھی ایک لمبا زمانہ ان پر آئیگا۔ بہرحال اگر ہم ایمان پر ثابت قدم رہیں۔ تو ہمیں خوش ہونا چاہیئے۔ کہ ہمارا انجام نیک ہو گا۔

اس سلسلۂ الہامات میں احمدیت کے مستقبل کا ایک خاکہ کھینچا گیا ہے۔ اور یہ الہام اس وقت ہؤا جب احمدیت (دنیوی نقطہ نگاہ سے) اپنوں کی دھتکاری ہوئی اور غیروں کی روندی ہوئی تھی۔ اسوقت خدا تعالیٰ کا احمدیت کو "قلعہ ہند" کہنا جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے ہوں۔ ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی جس میں بہت وسیع معانی اور بہت گہرے مطالب پوشیدہ ہیں۔ اس کے بعض پہلو نمایاں طور پر ظاہر ہو چکے ہیں عقائد اور ایمانیات کے میدان میں دشمن کا اسلام پر وار احمدیت ہی نے اپنی ڈھال پر روکا ہے اور احمدیت ہی کا تیر ہے جس سے سینۂ کفر میں شیطان کا دل لرزاں ہے مگر اس پیشگوئی کے بعض پہلو ایسے بھی ہیں۔ جن کے ظاہر ہونیکا وقت اب قریب آ رہا ہے ابتلاؤں کا ایک نیا دور انوار الٰہی کے ایک نئے نزول کی بشارت کیلئے آ رہا ہے۔ اور اس دور کیلئے اجتماعی حیثیت میں اور ایک نظام میں منسلک ہو کر ہمنے اپنے نفوس کی تربیت کرنی ہے۔ اس تربیت کا ایک سلسلہ خدام الاحمدیہ کا پروگرام ہے جسکی ایک نہایت ہی اہم کڑی ہمارا

اجتماع
۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر

ہے جسمیں خدام الاحمدیہ کے تربیتی پروگرام کا ایک نقشہ اس میں شامل ہونیوالوں کے سامنے رکھا جاتا ہے۔ نا انتہائی مصروفیت کے باوجود ہزاروں برکات والی یہ چند گھڑیاں سال بھر ہماری رہنمائی کرتی رہیں۔ اور ہم اپنے نفوس کی کامیاب تربیت کر لینے کے بعد ہم محض خدا تعالیٰ کے فضل سے، قلعہ ہند میں پناہ گزین رسول صلعم کے فاتح اور ظفرمند خدام ثابت ہوں۔ اسلام کا جھنڈا دشمن کے مقام پر گاڑنیوالے، اپنی جان مال عزت و آبرو قربان کر کے دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنیوالے۔ خدام۔ جو اپنے سالانہ اجتماع میں شامل ہو کر اپنے نفوس کی صحیح تربیت کیطرف متوجہ ہونگے

(خاکسار مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جناب چوہدری ناظر علیخانصاحب نمبردار

لکھتے ہیں۔ میں نے دس روپے کی سونے کی گولیاں منگوائی تھیں بہت ہی فائدہ ہوا بے حد مفید ہیں۔ ایک روپے کی چار گولیاں ایکماہ کا کورس چودہ روپے -/۱۴/ } **طبیہ عجائب گھر قادیان**

احمدیت کے متعلق پانچ سوالات

۱۔ کیا احمدیت کا اقرار کرنا ضروری ہے (۲) غیر احمدی امام کے پیچھے نماز کیوں جائز نہیں ۳۔ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے۔ پھر ہم کیوں احمدی نام رکھیں اور ایک نیا فرقہ قائم کریں۔ (۴) کیا قرآن شریف وحدیث شریف سے فرض ہے کہ ہم اپنی نجات کیلئے مسیح ومہدی کو اعلانیہ طور پر مانیں (۵) کیا مذکورہ بالا حالات کے ماتحت خفیہ بیعت قبول کیجا سکتی۔ جواب: حضرت امام جماعت احمدیہ دوسرا ایڈیشن مزید اضافہ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے طالب حق کو مفت تبلیغ کے لئے ایک روپیہ کے آٹھ معہ محصولڈاک

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

نصرت اسٹور قادیان

} بیج ولائتی جو تازہ بتازہ آگئے ہیں۔ احباب تھوک دپرچون نرخوں پر طلب کریں۔ نیز کھلونے۔ فرنیچر عمارتی سامان اور دیگر لکڑی کے سامان کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

مینیجر نصرت اسٹور دکان نمبر ۸ بتی چھلہ ریلوے روڈ قادیان

اپنے پیسے کی قدر کریں

آج کل عمارتی سامان مشکل سے ملتا ہے۔ پھر اگر اسے اناڑی لوگوں کے سپرد کر کے ضائع کرا لیا جائے۔ تو یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ اپنے پیسے کی قدر کریں۔ اور جب بھی ضرورت ہو مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان کے سند یافتہ ماہرین فن کی نگرانی میں اپنی عمارت نیز اس کے نقشے اور تخمینے تیار کرائیں۔

منیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ ککروں نظر کی کمزوری چیبب وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس میں نہیں ہے۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر تمام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲/ چھ ماشہ ۵/ تین ماشہ ۳/ علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور
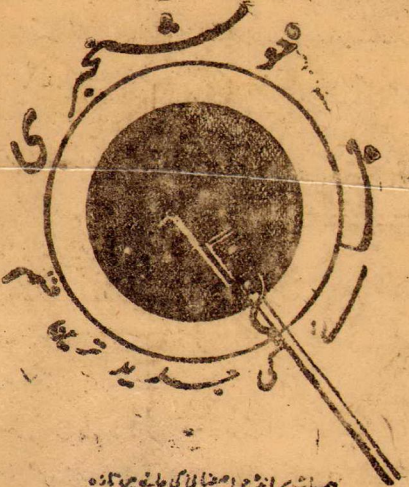
اسپاٹ برانڈ جو اصفہانی کی چائے میں تازہ ترین قسم کی چائے ہے اس وقت بہت شہرت پا رہی ہے۔ اس قسم کی ہر چائے جداگانہ خوشبو رکھتی ہے اور اسکی خوشبو کی دریافت چائے کی دنیا میں خاص تحقیق کا نتیجہ ہے۔

گرین اسپاٹ:۔ گہرا رنگ اور دارجلنگ آسام کی مخصوص خوشبو آئی ہوئی یہاں، خوش ذائقہ اور مزیدار۔
یلو اسپاٹ:۔ گہرے رنگ اور اعلیٰ قسم کی چائے۔ یہ چتیاں آسام اور ڈوورس علاقوں کی بہترین پیداوار ہیں
ریڈ اسپاٹ:۔ عالمگیر شہرت یافتہ ہیں، رنگ دار اور خوش ذائقہ۔ قیمتاً سستی پڑتی ہے۔

اسپاٹ برانڈ
اصفہانی
بہترین چائے کا جامع
ایم۔ ایم۔ اصفہانی۔ لمیٹڈ۔ کلکتہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

سان فرانسسکو ۲۰ ستمبر۔ بحر الکاہل کے ایک جزیرہ نائیٹفو میں آتش فشاں پہاڑ پھٹ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ایک شہر مکمل طور پر تباہ ہو گیا ایک عمارت بھی محفوظ نہیں رہ سکی۔

کلکتہ ۲۱ ستمبر۔ صوبہ کے ہندو مسلم عوام سے مسٹر حسن شہید سہروردی وزیر اعظم بنگال نے اپیل کی ہے کہ وہ ہندوؤں کی تقریب پوجا کے موقع پر بالکل پر امن رہیں۔ اور ایک دوسرے کو اشتعال دلانے کی کوشش نہ کریں۔

بمبئی ۲۱ ستمبر۔ بمبئی سے عنقریب نو مسلم اخبارات شائع کرنے کے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ ان میں سے چھ روزانہ اور تین ہفتہ وار ہوں گے۔ یہ اخبارات انگریزی اردو اور گجراتی زبانوں میں بیک وقت شائع ہونگے اس سلسلے میں ایک کروڑ روپیہ کا سرمایہ جمع کیا گیا ہے۔

لکھنؤ ۲۱ ستمبر۔ یو.پی. حکومت نے الہ آباد کے ایک علاقہ پر دس ہزار روپے جرمانہ کیا ہے۔ لیکن غیر مسلم آبادی کو اس جرمانہ سے مستثنیٰ قرار دیدیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۱ ستمبر۔ کانگرس سوشلسٹ پارٹی کے جنرل سیکرٹری جے پرکاش نرائن نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ آپ کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔

کلکتہ ۲۱ ستمبر۔ شمالی کلکتہ کے بعض علاقوں میں دیسی ساخت کے بم پھٹنے کی وارداتیں ہوئی ہیں۔ جن کی وجہ سے علاقہ میں پھر بے چینی اور تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ پولیس نے صورت حالات پر قابو پا لیا ہے۔

نئی دہلی ۲۱ ستمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے امریکہ کے قائم مقام وزیر خارجہ سے اپیل کی ہے۔ ہندوستان کی نازک غذائی حالت کے پیش نظر جلد اناج بھیجنے کا انتظام کریں۔

لاہور ۲۱ ستمبر۔ سونا ۹۸/۴/۰ چاندی ۱۶۵/۰/۰ پونڈ ۶۹/۰/۰۔ امرتسر سونا ۱۰۱/۱۲/۰

لائلپور ۲۱ ستمبر۔ گندم ڈی ۹/۱/۰۔ گندم فارم ۹/۱۴/۰۔ نخود ۷/۱۰/۰۔ گڑ ۲۳/۰/۰ تا ۲۶/۰/۰ شکر ۲۲/۰/۰ تا ۲۶/۰/۰ گھی دیسی ۱۹۶/۰/۰

نئی دہلی ۲۱ ستمبر۔ مسلم لیگ کی کمیٹی آف ایکشن نے ایک قرارداد میں کانگرسی صوبوں کی مسلم لیگوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے ہاں مرکزی ضلعی اور شہری ریلیف کمیٹیاں فوراً قائم کر لیں۔ تاکہ کانگرسی وزارتوں کے مظالم سے بچانے کے لئے مسلمانوں کو ضروری امداد بہم پہنچانے کا انتظام ہو سکے یہ اقدام کانگرسی صوبوں سے مسلمانوں کی پیہم شکایات کی بنا پر کیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۱ ستمبر۔ مسلم لیگ کے اخبار ڈان نے دو خطوط شائع کئے ہیں۔ جو دو ہندوؤں نے سردار پٹیل ہوم ممبر حکومت ہند کو لکھے ہیں ان خطوط میں یہ خواہش ظاہر کی گئی ہے کہ آل انڈیا ریڈیو سٹیشن سے مسلم لیگی لیڈروں کے بیانات سنانے کی ممانعت کر دینی چاہیئے۔ اور عرض اور حافظ کی جگہ جے ہند اور بندے ماترم کے الفاظ کہے جائیں۔ اور ہندی زبان کے زیادہ سے زیادہ الفاظ رائج کئے جائیں۔

دہلی ۲۱ ستمبر۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس کا ایجنڈا تیار کیا گیا۔

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ آج پھر کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں مسٹر آصف علی کے سوا عبوری حکومت کے سب کانگرسی ارکان بھی موجود تھے گاندھی جی مسٹر کرپالانی مس سروجنی نائیڈو اور مسٹر ہری کرشن مہتاب وزیر اعظم اڑیسہ نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں ان قراردادوں پر غور کیا گیا جو کل آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں پیش کی جائیں گی۔

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ اس وقت تک مسٹر محمد علی جناح اور وائسرائے کے درمیان دوسری ملاقات کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی مسٹر جناح نے آج مسٹر لیاقت علی خان جنرل سیکرٹری مسلم لیگ اور محمد اسمٰعیل خان صدر یو.پی مسلم لیگ سے ملاقات کی

پٹیالہ ۲۰ ستمبر۔ ریاست میں نئی نہریں بنوانے کی ایک سکیم منظور کی گئی ہے جس کے ذریعے ایک لاکھ ۶۳ ہزار ایکڑ زمین سیراب ہو گی اور پچاس ہزار ٹن اناج سالانہ پیدا ہوگا۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے وسیع پیمانے پر سکول کھولنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔

احمد آباد ۲۰ ستمبر۔ آج شہر میں امن رہا۔ شہر کے اہم ناکوں پر کانگرس کے رضاکار متعین کر دیئے گئے ہیں۔ جو لوگوں کو پر امن رہنے کی تلقین کر رہے ہیں۔

کانپور ۲۲ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بتایا ہے کہ کارخانوں کے ہڑتالی مزدوروں کے خلاف اس وقت تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ جب تک کہ انہوں نے تشدد سے کام نہیں لیا۔ محض ہڑتال کی وجہ سے کسی مزدور کو گرفتار نہیں کیا گیا۔

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ ۲۳ ستمبر کو ساڑھے آٹھ بجے شام ڈاکٹر راجندر پرشاد خوراک ممبر حکومت ہند آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن سے ایک تقریر نشر کریں گے۔ جس میں ملک کی غذائی صورت حالات پر روشنی ڈالیں گے

بمبئی ۲۲ ستمبر۔ شہر میں امن ہے کسی واردات کی اطلاع موصول نہیں ہوئی

نئی دہلی ۲۱ ستمبر۔ ہندوستان میں کھانڈ بنانے کی بیس مزید فیکٹریاں کھلنے والی ہیں۔ یہ فیکٹریاں ایک ہزار ٹن روزانہ کھانڈ تیار کریں گی۔ موجودہ فیکٹریاں دو صد پچاس ٹن روزانہ کھانڈ تیار کرتی ہیں

لاہور ۲۱ ستمبر۔ مسٹر شہاب احمد پر حملہ کرنے کے الزام میں جن مسلمان نوجوانوں پر مقدمہ چل رہا ہے۔ انہوں نے ہائیکورٹ میں درخواست دی ہے کہ چونکہ شملہ کے ماحول میں وہ مناسب طور پر اپنی صفائی پیش نہیں کر سکتے۔ اس لئے ان کا مقدمہ کسی دوسرے ضلع میں منتقل کر دیا جائے

لکھنؤ ۲۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا جو سالانہ اجلاس اس سال میرٹھ میں ہو رہا ہے۔ اس کی مجلس استقبالیہ کا صدر اتفاق رائے سے مولانا حسین احمد مدنی کو منتخب کیا گیا ہے۔

بمبئی ۲۱ ستمبر۔ بمبئی سے کراچی تک ریلوے لائن تیار کرنے کی تجویز ریلوے بورڈ نے منظور کر لی ہے۔ اس سکیم پر آٹھ کروڑ روپے کی لاگت آئے گی۔